REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۰

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ
عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

359

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۱۵

۳۰ شعبان ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

یوم جمعہ

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۳ شہادت ۱۳۳۸ ہش | ۱۳ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ حرم اول حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کا ۱۲ اپریل کو ایکسرے ہوا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پھیپھڑے کا جو حصہ پہلے بیمار حصہ پلورسی چھپا ہوا تھا۔ اب اس میں سے ایک حصہ ظاہر ہو گیا ہے۔ اور کچھ حصہ ابھی تک بدستور ہے۔ ٹمپریچر نارمل ہے۔ مکرم مولوی رحمت علی صاحب کے زخم بھی اب مندمل ہو رہے ہیں۔ اور پہلے کی نسبت بفضلہ کافی افاقہ ہے۔ احباب ہر دو کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اسرائیلی حملے کے بعد مصر کے جو چھاپہ مار دستے یہودی علاقے میں گھس گئے تھے

انہیں واپس بلا لیا گیا

کرنل ناصر اور مسٹر ہیمر شولڈ کی ملاقات کے چند گھنٹے بعد دستوں کی واپسی کا اعلان

قاہرہ ۱۲ اپریل۔ غازہ کے علاقہ میں اسرائیل کے شدید حملہ کے بعد مصر کے جو چھاپہ مار دستے یہودی علاقہ میں گھس گئے تھے۔ اب انھیں وہاں سے ہٹا لیا گیا ہے۔ ان سرفروش چھاپہ ماروں نے پچاس زبردست حملے کئے۔ جن میں دس چھاپہ مار ہلاک ہوئے۔ یہودیوں کا کہنا ہے کہ بعض حملے تو اسرائیل کے دارالحکومت تل ابیب سے صرف چھ میل دور کئے گئے۔ کل اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ اور مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر کی ملاقات کے چند گھنٹے بعد ان چھاپہ مار دستوں کو ہٹانے کا اعلان کیا گیا۔ اسرائیل اور عربوں کے درمیان کشیدگی کو کم کرنے کے بارے میں مسٹر ہیمر شولڈ نے اپنی تجاویز کرنل ناصر کو پیش کر دی ہیں۔ وہ اس کوشش میں ہیں کہ یہودیوں اور عربوں کے درمیان لڑائی بند ہو جائے۔ اور کم از کم جتنے عرصہ وہ امن کمیشن کے سلسلہ میں وہاں مقیم ہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو۔

ہر ماہ دس لاکھ من چاول مشرقی پاکستان پہنچنا شروع ہو گیا

وہاں ایک ملٹری سکول کھولنے کے علاوہ بحری فوج کا اڈہ بھی قائم کیا جائیگا

ڈھاکہ ۱۲ اپریل۔ چاٹگام اور چالنا کی بندرگاہوں میں ہر ماہ دس لاکھ من چاول پہنچنا شروع ہو گیا ہے۔ اس امر کا انکشاف کل ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے وزیر خارجہ جناب حمید الحق چودھری نے کیا۔ انہوں نے بتایا کہ پن بجلی اور صنعتی ترقی کی تین بڑی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے مرکزی حکومت نے صوبائی حکومت کو بڑی بڑی رقوم بطور امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان میں کرنافلی پن بجلی پراجیکٹ اور گنگا کوباڈک کی سکیمیں بھی شامل ہیں۔ وزیر خارجہ نے مزید اعلان کیا کہ حکومت نے مشرقی پاکستان میں ایک ملٹری سکول کھولنے اور چاٹگام کے قریب بحری فوج کا ایک اڈہ قائم کرنے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ جلسے میں وزیر داخلہ جناب عبد الستار نے بھی تقریر کی۔ انہوں نے کہا مرکزی حکومت مشرقی پاکستان میں تعلیمی ترقی کے لئے فراخدلی سے روپیہ خرچ کریگی۔ وزیر خارجہ اور وزیر داخلہ مشرقی پاکستان کا دورہ کرنے کے بعد کل ڈھاکہ سے کراچی واپس پہنچ گئے۔

شیخ عبد اللہ نے پنڈت نہرو کی مفاہمتی پیشکش مسترد کر دی

نئی دہلی ۱۲ اپریل۔ مقبوضہ کشمیر میں شیخ عبد اللہ نے ہندوستان کی مفاہمتی پیشکش قطعی طور پر مسترد کر دی ہے۔ اور اس بات کا پھر مطالبہ کیا ہے۔ کہ ریاستی عوام کو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعہ اپنے مستقبل کا آپ فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے۔ ہندوستان کے وزیر اعظم کا ایک خاص ایلچی پچھلے دنوں شیخ عبد اللہ سے قید خانہ میں دو دفعہ ملا۔ اور رائے شماری کے متعلق مفاہمتی پیشکش کی۔ اور انہیں یقین دلایا۔ کہ پیشکش قبول کر لینے کی صورت میں انہیں رہا کر دیا جائیگا۔ لیکن شیخ عبد اللہ نے یہ پیشکش ٹھکرا دی۔

وزیر اعظم لنکا مستعفی ہو گئے

کولمبو ۱۲ اپریل۔ لنکا کے عام انتخابات میں اپنی پارٹی کی شکست کے بعد وزیر اعظم سر جان کوٹلہ والا نے استعفیٰ پیش کر دیا ہے۔ خیال ہے کہ مخالف پارٹی کے مسٹر بندرانائیکے آج وزیر اعظم کی حیثیت سے اپنے عہدہ کا حلف اٹھائینگے۔

موزمبیق میں طوفان کی وجہ سے ہولناک تباہی

موزمبیق (مشرقی افریقہ) ۱۲ اپریل۔ پچھلے ہفتہ طوفان کی وجہ سے موزمبیق کے ایک حصہ میں جو تباہی آئی تھی۔ اس میں افریقی باشندوں کا بے حد نقصان ہوا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق ۱۶۰ مربع میل کے علاقہ میں افریقیوں کا کوئی ایک مکان بھی نہیں بچ رہا۔

مشرقی پاکستان کابینہ میں توسیع

ڈھاکہ ۱۲ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ وزیر اعلیٰ مشرقی پاکستان ابو حسین سرکار صوبائی اسمبلی کے بجٹ سیشن سے پہلے پہلے اپنی کابینہ میں توسیع کر دیں گے۔

اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں مبلغین اسلام کی روانگی

ریلوے سٹیشن پر احباب جماعت نے پر خلوص طریق پر الوداع کہا

ربوہ ۱۲ اپریل۔ مکرم سید کمال یوسف صاحب اور مکرم مولوی نور الحق صاحب تنویر اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلہ میں بیرونی ممالک جانے کے لئے آج صبح چناب ایکسپریس سے کراچی روانہ ہو گئے۔ ریلوے سٹیشن پر احباب جماعت نے کثیر تعداد میں سٹیشن پر جمع ہو کر آپ کو پر خلوص طریق پر دلی دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔ احباب کرام ہر دو مبلغین کرام کے منزل مقصود پر بخیریت پہنچنے اور حصول مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کریں۔

احباب سے درخواست دعا اور اطلاع

نظارت تعلیم و تربیت قادیان شریف کی خواہش کے مطابق خاکسار کو رمضان المبارک میں سادہ سے قرآن مجید کے درس کے لئے قادیان بھیجا جا رہا ہے۔ اور خاکسار ۱۳ اپریل کو ایک ماہ کے لئے قادیان پہنچ رہا ہے انشاء اللہ۔ مجھے کافی دنوں سے کھانسی کی شکایت ہے۔ اس لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ نیز اس عرصہ میں جملہ خط و کتابت مسجد مبارک قادیان کے پتہ پر کی جائے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

خطبہ جمعہ

"یوم جمہوریہ" بلاشبہ سارے ملک کیلئے ایک خوشی کا دن ہے

تم جہاں خوشی مناؤ وہاں یہ بھی دعائیں کرو کہ پاکستان کے باشندوں میں ہمیشہ ہمیش کے لئے نیکی کا عنصر غالب رہے

خدا نے ہمیں جو احسن تقویم بخشی ہے وہ قیامت تک قائم رہے اور ہمیں وہ انعام ملیں جو کبھی منقطع نہ ہوں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ مارچ ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اسے ملاحظہ نہیں فرما سکے۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج صیغہ زود نویسی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

آج میں خطبہ جمعہ میں

دو امور کا ذکر

کرنا چاہتا ہوں۔ ایک امر تو یہ ہے کہ جامعہ احمدیہ کے ایک طالب علم نے صدر انجمن احمدیہ کے وظائف کی تقسیم کے متعلق میرے پاس شکایت کی ہے۔ چونکہ شکایت کرنے والے نے مومنانہ جرأت سے کام لے کر اپنا نام بھی اس میں لکھ دیا ہے۔ اس لئے میں نے اس کے متعلق تحقیقات کرنے کا حکم دیدیا ہے۔

میرا قاعدہ ہے

کہ چاہے دس لاکھ عرضیاں بغیر نام کے آجائیں میں ان کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کرتا کیونکہ یہ سخت بزدلانہ حرکت ہے کہ کوئی شخص شکایت پیش کرے۔ اور پھر اپنا نام چھپائے۔ معلوم نہیں کس حکمت کے ماتحت کسی نے یہ کہا ہے کہ انظر الیٰ ما قال ولا تنظر الیٰ من قال۔ تو یہ دیکھو کہ کہنے والے نے کیا کہا ہے۔ اور یہ نہ دیکھو کہ کہنے والا کون ہے۔ اگر بات معقول ہے تو چاہے وہ کسی کے منہ سے نکلے معقول ہوگی اور اگر وہ غیر معقول ہے تو چاہے کسی کے منہ سے نکلے وہ غیر معقول ہوگی۔ بظاہر یہ اصول بڑا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ لیکن

قرآن کریم یہ ہدایت دیتا ہے

کہ تم گواہی پر ہمیشہ یہ دیکھو کہ گواہ عادل ہو۔ اور اس کی سچائی مشہور ہو۔ کیونکہ وہ شخص جس کی سچائی مشہور نہ ہو وہ جھوٹ بھی بول سکتا ہے۔ پس قرآن کریم کہتا ہے کہ تم صرف یہ نہ دیکھو کہ کوئی کیا کہہ رہا ہے۔ بلکہ یہ بھی دیکھو کہ کون کہہ رہا ہے۔ اور آیا اس کی گواہی قبول بھی کی جا سکتی ہے یا نہیں پس یہ درست نہیں کہ صرف اس بات کی طرف دیکھا جائے جو کہی جاتی ہے۔ اور کہنے والے کی طرف نہ دیکھا جائے۔ اگر ہم دیکھیں کہ کہنے والا کون ہے۔ تو جھوٹ بولنے والے کو ہم پکڑ سکتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اس کی طرف نہ دیکھیں۔ تو ہم اس کو پکڑ نہیں سکیں گے۔ پس قرآن کریم نے گواہ کے لئے عدل کی شرط لگا کر اس مقولہ کو رد کر دیا ہے۔ کہ تم یہ دیکھو کہ کوئی کیا کہتا ہے۔ اور یہ نہ دیکھو کہ کہنے والا کون ہے

ایک مشہور قضائی کا واقعہ

ہے کہ کسی قاضی کے سامنے امام ابن تیمیہ کے خلاف ایک مقدمہ پیش ہوا۔ امام ابن تیمیہ اسے اتفاقاً ملنے چلے گئے وہ کہنے لگا اچھا ہوا آپ آگئے۔ میرے پاس آپ کے خلاف ایک مقدمہ آیا ہے۔ اور اس کے متعلق میں نے آپ کے خلاف سمن جاری کر دیا ہے۔ امام ابن تیمیہ نے فرمایا آپ کا اس مقدمہ میں میرے خلاف سمن جاری کرنا شرعاً جائز نہیں۔ کیا آپ جانتے نہیں کہ میں کس قسم کا آدمی ہوں۔ اگر قرائن کو دیکھتے ہوئے آپ سمجھتے کہ یہ مقدمہ جائز طور پر دائر کیا گیا ہے۔ تو آپ کو میرے نام سمن جاری کرنا چاہیئے تھا۔ لیکن اگر قرائن خلاف تھے تو آپ کو یہ حق حاصل نہیں تھا۔ مثلاً کسی شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہو۔ پولیس اسے پکڑ لے۔ اور کہے تمہارے پاس یہ روپیہ کہاں سے آیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے تم نے کسی سے چرایا ہے۔ اور وہ کہے کہ میں نے روپیہ چرایا نہیں بلکہ فلاں فقیر نے مجھے یہ روپیہ دیا ہے تو کوئی جاہل مجسٹریٹ ہی ہوگا۔ جو اس فقیر کے نام سمن جاری کر دے۔ سیدھی بات ہے کہ فقیر کے پاس روپیہ ہوتا ہی نہیں وہ دوسرے کو دیگا کہاں سے۔ اسی کے مطابق امام ابن تیمیہ نے اس قاضی کو کہا کہ میں تمہارا دوست ہوں اور تم میرے چال چلن سے واقف ہو۔ تمہارا فرض تھا کہ پہلے ذاتی طور پر تم تحقیقات کرتے۔ اور اگر اس کے نتیجہ میں تمہیں نظر آتا کہ مقدمہ جائز طور پر دائر کیا گیا ہے۔ تو میرے نام سمن جاری کرتے۔ ورنہ اسکو رد کر دیتے۔ اس پر قاضی نے اپنی غلطی کو تسلیم کیا۔ اور امام ابن تیمیہ اپنے گھر آگئے

اس طالب علم نے جو شکایت کی ہے، اس کے متعلق

مجھے ابتدائی تحقیقات سے پتہ لگا ہے

کہ صدر انجمن احمدیہ کو اطمینان ہے کہ اس کی رقم صحیح طور پر خرچ ہوئی ہے اور جب دینے والے کو اطمینان ہو تو دوسرے کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں رہتا۔ مثلاً میں ایک شخص کو کچھ پیسے دوں کہ بازار سے مولیاں لاؤ۔ اور وہ مولیاں خرید لائے۔ تو اگر پاس ہی ایک اور شخص کھڑا ہو اور وہ کہے کہ اس شخص نے آپ سے دھوکہ کیا ہے۔ بازار میں گاجریں اچھی ملتی تھیں۔ اسے گاجریں خریدنی چاہیئے تھیں۔ تو اس کا اعتراض درست نہیں ہوگا۔ کیونکہ مجھے مولیوں کی ضرورت تھی۔ جو وہ خرید لایا ہے۔ دوسرے شخص کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ اسی طرح اس معاملہ میں صدر انجمن احمدیہ کو تسلی ہے۔ کہ اس کے روپیہ کو ٹھیک طور پر خرچ کیا گیا ہے۔ اس لئے شکایت کی وجہ ختم ہوگئی۔ لیکن پھر بھی میں نے ابھی آخری فیصلہ نہیں کیا۔ بلکہ مزید تحقیقات کے لئے ایک افسر کو مقرر کیا ہے۔ بہرحال میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ وہ طالب علم

قابل تعریف

ہے۔ کیونکہ اس نے بزدلی نہیں دکھائی بلکہ جرأت سے کام لے کر اپنا نام ظاہر کر دیا ہے۔ بزدل آدمی کا اسلام میں کوئی مقام نہیں۔ اس نے دلیری اور مومنانہ جرأت سے کام لیتے ہوئے شکایت کی ہے۔ اگر یہ شکایت غلط ثابت ہوئی تو وہ قابل سزا نہیں ہوگا۔ بلکہ ہم اسے سمجھا دیں گے۔ کہ تمہاری شکایت درست نہیں۔ ہاں اگر وہ شکایت کرتا۔ اور اپنا نام ظاہر نہ کرتا۔ تو وہ بزدل تھا۔ اور اگر اس کا پتہ لگ جاتا۔ تو ہم اسے ضرور سزا دیتے۔ لیکن اب اگر اس کی شکایت غلط ثابت ہوئی۔ تو ہم سمجھیں گے وہ مومن ہے۔ اس نے جان بوجھ کر غلط شکایت نہیں کی۔ بلکہ کسی وجہ سے اسے دھوکہ لگ گیا ہے اور اس نے اپنے علم کے مطابق

مومنانہ جرأت

دکھاتے ہوئے شکایت کی ہے۔ اس لئے وہ اس پوزیشن میں ہے۔ کہ اس کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا جائے۔ بلکہ شکایت غلط ثابت ہو. تو اسے سمجھا دیا جائے کہ اس کی شکایت درست نہیں تھی۔ میں اپنے طریق کے مطابق یہ دیکھتا رہونگا کہ کوئی افسر اس طالب علم کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے۔ کیونکہ اس نے مومنانہ جرأت سے کام لیا ہے۔ اگر ہم اس قسم کی شکایت کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنی شروع کر دیں تو قوم میں بزدلی پیدا ہو جائے گی۔ پس قوم کو بزدلی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ مومنانہ جرأت سے کام لینے والوں کو تنگ کرنے کی کوشش نہ کی جائے

دوسری بات جو میں بیان کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ

آج کا دن

حکومت پاکستان نے ملک کی کانسٹی ٹیوشن بننے پر خوشی منانے کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ یہ خوشی کا دن ہے۔ ۱۹۴۷ء میں میں نے جو لیکچر دئے تھے ان میں میں نے یہ بیان کیا تھا۔ کہ مسلمان جو بھی آئین بنائیں۔ وہ اسلامی ہی ہوگا۔ آخر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک سچا مسلمان کوئی آئین بنائے۔ اور وہ غیر اسلامی ہو۔ مسلم کے معنے ہی فرمانبردار کے ہیں۔ مسلم کے معنے ہی خدا اور اس کے رسول کے ماننے والے کے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص خدا اور اس کے رسول کو ماننے والا ہے۔ اور سچے طور پر ان کا فرمانبردار ہے۔ تو وہ ایسا قانون بنائے گا ہی کیوں جو غیر اسلامی ہوگا۔ پس ایسی اسمبلی جو سچے مسلمانوں پر مشتمل ہو۔ غیر اسلامی دستور بنا ہی نہیں سکتی۔

ہماری کانسٹی ٹیوشن

تو پہلے سے ہی قرآن کریم میں موجود ہے۔ اور اس کی توضیح و تشریح کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث موجود ہیں۔ لیکن اس پر غیر مسلموں کو تسلی نہیں تھی۔ وہ سمجھتے تھے۔ کہ قرآن کریم میں کانسٹی ٹیوشن کے لئے پورا مصالحہ موجود نہیں۔ دوسرے ہر قاضی اور ہر افسر قرآن کریم سے صحیح بات نہیں نکال سکتا۔ اس لئے ضروری تھا۔ کہ پورے طور پر غور کر کے قانون کو ایک معین شکل دے دی جاتی۔ تاکہ جو لوگ قرآن کریم پر غور نہیں کر سکتے۔ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ پھر دوسرے ممالک کے مقابل پر بھی

پاکستان کا آئین

تیار ہونا نہایت ضروری تھا۔ سو خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ قریباً نو سال میں ہمارا دستور تیار ہو گیا۔ اگر دستور کے بننے میں مزید دیر ہوتی۔ تو بہت سی خرابیاں پیدا ہونے کا اندیشہ تھا۔ ملک میں عام طور پر مایوسی پیدا ہو گئی تھی۔ اور لوگ سمجھتے تھے۔ کہ ہمارے لیڈر اس اہم مسئلہ پر بھی سر جوڑ کر بیٹھنے اور غور و فکر کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ سو آج جبکہ دستور بن کر قوم کے سامنے آ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیڈروں کو پبلک کے عائد کردہ الزامات سے بچا لیا ہے۔ باقی لوگ اس آئین پر اعتراضات کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اس میں فلاں غلطی ہے۔ فلاں نقص ہے۔ انہیں بھی یہ سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ دستور بہرحال انسانوں کا بنایا ہوا ہے۔ اور انسانوں کے بنائے ہوئے دستور میں غلطیوں کا احتمال ہو سکتا ہے۔ اس لئے اگر دستور میں کوئی غلطیاں رہ بھی گئی ہوں۔ تو ان کی بعد میں اصلاح ہوتی رہے گی۔ ہمیں ان چند غلطیوں کی وجہ سے سارے دستور پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ قرآن کریم ہمارے سامنے ہے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث ہمارے پاس موجود ہیں۔ اگر کسی معاملہ میں ہمیں محسوس ہو۔ کہ ہم نے اس بارہ میں

صحیح قدم

نہیں اٹھایا۔ تو اسے ہر وقت بدلا جا سکتا ہے۔ حضرت علی رضہ کو دیکھ لو۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ جب مسح کے احکام نازل ہوئے۔ تو میں تردد میں پڑ گیا۔ میں نے سوچا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے پاؤں کے اوپر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ مٹی تو پاؤں کے نچلے حصہ کو لگتی ہے۔ لیکن پھر میں نے سمجھا۔ کہ جب خدا تعالیٰ نے اوپر مسح کرنے کا حکم دیا ہے۔ تو یہی درست ہے۔ میرا خیال درست نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں انسانی عقل کی کوئی حیثیت نہیں۔ بلکہ بڑے بڑے بزرگ بندہ لوگوں کی عقلیں بھی اس کے سامنے ہیچ ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر اور کون ہو سکتا ہے۔ آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہی تعلیم دی ہے۔ کہ ہر وقت یہی دعا کیا کرو۔ کہ اے اللہ میرے علم کو بڑھا۔ گویا ایک ایسا شخص جو علم کی انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ جسے فکان قاب قوسین او ادنیٰ کا مقام حاصل تھا جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا۔ کہ ہم نے اسے وہ علم دیا ہے۔ جو کسی اور کو نہیں دیا۔ اسے بھی

ربِّ زدنی علماً

کی دعا سکھائی گئی۔ پس خدا خدا ہی ہے اور بندہ بندہ ہی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اس کے کہ افضل الرسل اور خاتم النبیین تھے۔ پھر بھی علم حاصل کرنے کے محتاج تھے۔ اگر آپ علم حاصل کرنے کے محتاج نہ ہوتے۔ تو خدا تعالیٰ آپ پر قرآن کریم کیوں نازل کرتا۔ یہی فرما دیتا۔ کہ تم خود ہی غور کر کے انسانوں کے لئے ایک لائحہ عمل بنا دو۔ لیکن خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا۔ بلکہ خود قرآن کریم نازل کیا۔ اور بسم اللہ کی ب سے لے کر والناس کی س تک

ایک مفصل کتاب

نازل کر دی۔ پس جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا انسان بھی یہ دعا کرتا رہتا تھا۔ کہ الٰہی میرا علم بڑھا۔ تو پاکستان کی کانسٹی ٹیوشن پر یہ شور مچانا کہ چونکہ اس میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں۔ اس لئے یہ قابل قبول نہیں۔ کونسی معقول بات ہے۔ یہ کانسٹی ٹیوشن خدا تعالیٰ کی تیار کردہ نہیں بلکہ انسانوں کی بنائی ہوئی ہے۔ اور انسانوں کے کاموں میں بہرحال غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ اس لئے اس پر جھگڑنا اور شور مچانا بے معنی بات ہے۔

میں اس موقعہ پر ایک بات اپنی جماعت سے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ سورۃ تین میں فرماتا ہے۔ کہ ہم نے انسان کو

اعلیٰ درجہ کی قوتیں دیکر

دنیا میں بھیجا ہے۔ لیکن بعض دفعہ اس میں ایسا بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ جہنم کے سب سے نچلے حصہ میں گر جاتا ہے۔ یہی حال قوموں کا ہوتا ہے۔ بعض اوقات جب قوموں پر

غلامی کا دور

ہوتا ہے۔ تو وہ کہتی ہیں۔ کہ کاش ہمیں آزادی حاصل ہوتی۔ تو ہم ملک کی خاطر کوئی اہم کام کرتیں۔ لیکن جب انہیں آزادی ملتی ہے۔ اور انہیں طاقت اور دولت میسر آ جاتی ہے۔ تو ان کے اخلاق خراب ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنوں اور ہمسایہ قوموں کا جانی اور مالی نقصان کرنے لگ جاتی ہیں۔ اور قتل و غارت کو اپنا شیوہ بنا لیتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایک دوسری جگہ فرماتا ہے۔ کہ بعض لوگوں کو جب ملک میں کوئی اقتدار حاصل ہوتا ہے۔ تو وہ مظالم پر اتر آتے ہیں اور اقتصادی اور نسلی طور پر دوسروں کو کچلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ نے ہمیں آزادی دی ہے۔ وہاں ہمارے لئے یہ خطرہ بھی ہے۔ کہ ہم کہیں اس آزادی کا غلط استعمال نہ کرنے لگ جائیں۔ اور

بنی نوع انسان

کو چاہے وہ ہمارے ملک کے ہوں یا دوسرے ممالک کے۔ کسی مصیبت میں نہ ڈال دیں۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی صحابہؓ سے بعض غلطیاں ہوئیں۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی ان کا علم ہوا۔ آپؐ نے فوراً ان کا تدارک کر دیا۔ مثلاً ایک دفعہ آپ نے کچھ صحابہؓ کو باہر خبر رسانی کے لئے بھجوایا۔ دشمن کے کچھ آدمی ان کو حرم کی حد میں مل گئے۔ صحابہ رضؓ نے اس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو زندہ چھوڑ دیا۔ تو یہ جا کر مکہ والوں کو خبر دیں گے۔ اور ہم مارے جائیں گے۔ ان پر حملہ کر دیا۔ اور ان میں سے ایک شخص لڑائی میں مارا گیا۔ جب یہ خبریں دریافت کرنے والا قافلہ مدینہ واپس آیا۔ تو پیچھے پیچھے مکہ والوں کی طرف سے بھی ایک وفد شکایت لے کر آ گیا۔ کہ انہوں نے حرم کے اندر ایک آدمی مار دیا ہے۔ جو لوگ حرم کے اندر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظلم کرتے رہتے تھے۔ ان کو جواب تو یہ ملنا چاہیئے تھا۔ کہ تم نے کب

حرم کا احترام

کیا ہے۔ کہ تم ہم سے حرم کے احترام کا مطالبہ کرتے ہو۔ مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ جواب نہ دیا۔ بلکہ فرمایا ہاں بے انصافی ہوئی ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ اس خیال سے کہ حرم میں وہ محفوظ ہیں۔ انہوں نے اپنے بچاؤ کی پوری کوشش نہ کی ہو۔ اس لئے آپ لوگوں کو خون بہا دیا جائے گا۔ چنانچہ آپ نے قتل کا وہ فدیہ جس کا عربوں میں رواج تھا ان کے ورثاء کو ادا کیا۔

اسی طرح ایک دفعہ میدان جنگ میں آپؐ نے ایک عورت کی لاش دیکھی۔ تو آپؐ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اور آپؐ نے فرمایا یہ بہت بری بات ہے۔ ایک صحابیؓ کہتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت ایسی ناراضگی کی حالت میں تھے۔ کہ میں نے کبھی آپؐ کو ایسی حالت میں نہیں دیکھا۔ اسی طرح

ایک اور واقعہ

ہوا۔ لڑائی ہو رہی تھی۔ کہ کفار میں سے ایک شخص نے بلند آواز سے کہہ دیا۔ کہ میں صابی بنتا ہوں۔ اس زمانہ میں مسلمانوں کو عام طور پر صابی کہا جاتا تھا۔ جیسے بعض لوگ ہمیں قادیانی کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی ناواقف شخص وفات مسیح کا مسئلہ سمجھ کر احمدیت اختیار کر لے۔ اور کہے کہ میں قادیانی ہو گیا ہوں۔ تو ہم اسے یہ نہیں کہہ سکتے۔ کہ تو ہماری جماعت میں سے نہیں۔ مگر ایک صحابیؓ نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور اسے قتل کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب اس کی اطلاع ہوئی۔ تو آپؐ اس صحابیؓ پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا۔ جب اس نے توبہ کر لی تھی۔ تو تم نے اسے کیوں قتل کیا۔ اس صحابیؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ وہ شخص ڈر کے مارے

اسلام کا اظہار

کر رہا تھا۔ ورنہ حقیقتاً وہ مسلمان نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تو نے اس کا سینہ پھاڑ کر دیکھ لیا تھا۔ کہ وہ ڈر کے مارے اسلام کا اظہار کر رہا ہے۔ وہ صحابیؓ کہتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی کا مجھ پر اس قدر اثر ہوا۔ کہ میں نے خواہش کی

کہ کاش میں آج مسلمان ہو جاتا تا میرے سارے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے۔ پس قومیں بعض اوقات دولت اور طاقت کے نشہ میں دوسروں پر ظلم بھی کرنے لگ جاتی ہیں۔ اسلئے بیشک تم خوشیاں مناؤ اور خوشیاں منانا تمہارا حق ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

حب الوطن من الایمان

وطن سے محبت کرنا بھی ایمان میں داخل ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں نصیحت کروں گا۔ کہ تم اپنے لئے اور دوسروں کے لئے استغفار بھی کرو اور دعا کرو۔ کہ تم میں سے کسی سے کوئی ایسی غلطی سرزد نہ ہو کہ اس کی وجہ سے اسلام پر اعتراض عائد ہو جائے۔ لوگ مانیں یا نہ مانیں۔ خدا تعالے تمہیں ایک دن دنیا پر غلبہ عطا فرمائے گا۔ اس نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو الہاماً فرمایا ہے کہ "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"۔ اور جب وہ وقت آئے گا۔ کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تو وہ کونسے احمق ہونگے۔ جو تم سے برکت حاصل نہیں کریں گے کپڑے تو بے جان چیز ہیں۔ اور تم جاندار ہو۔ جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ تو آپ کے صحابہ اور تابعین اور پھر تبع تابعین سے بھی ان کے درجات کے مطابق برکت حاصل کی جائے گی کیا تم نے دیکھا نہیں۔ کہ

حضرت امام ابو حنیفہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے فاصلہ پر تھے لیکن بغداد کے بادشاہ ان سے برکت ڈھونڈتے تھے بلکہ صرف انہیں سے برکت نہیں ڈھونڈتے تھے بلکہ ان کے شاگردوں سے بھی برکت ڈھونڈتے تھے پس تم اللہ تعالے سے دعائیں کرتے رہو کہ طاقت مل جانے کے بعد تم کہیں ظلم نہ کرنے لگ جاؤ اور تمہاری امن پسندی عصمت بی بی از بے چادگی والی نہ ہو۔ اگر تم طاقت ملنے پر ظالم بن جاؤ گے۔ تو تمہاری آج کی نرمی بھی ضائع ہو جائے گی۔ اور خدا تعالے کہے گا۔ کہ اپنے تو تمہارے ناخن ہی نہیں تھے۔ اسلئے تم نے سر کھجلانا کیسے تھا۔ اب میں نے تمہیں ناخن دئے ہیں۔ تو تم نے سر کھجلانا بھی شروع کر دیا ہے۔ پس تم خوشی منانے کے ساتھ ساتھ استغفار بھی کرتے رہو اور اپنے لئے

بھی اور دوسروں کے لئے

بھی

دعائیں کرو

کہ وہ اس آزادی کو سب کے لئے مبارک کرے۔ پھر جن لوگوں کے ہاتھ میں اس وقت ملک کی باگ ڈور ہے۔ ان کے لئے بھی دعائیں کرو کہ اللہ تعالے انہیں سچی نیکی اور تقوی اور انکسار عطا کرے۔ جو ایک مومن کا خاصہ ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھ لو باوجود اس کے کہ انہیں ہر قسم کی بڑائی حاصل تھی۔ ان میں حد درجہ کا انکسار پایا جاتا تھا اور غرور سے وہ کوسوں دور رہتے تھے۔ حضرت خالد بن ولید کو ہی دیکھ لو۔ انہوں نے چند آدمیوں کے ساتھ روم کی حکومت سے ٹکر لے لی تھی۔ حالانکہ اس وقت کی روم کی سلطنت اس وقت کی ہندوستانی حکومت سے بہت زیادہ طاقتور تھی۔ اور خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھی خواہ اس وقت کتنے بھی زیادہ ہوں۔ بہرحال

پاکستان کی طاقت

سے کم طاقت رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے رومی حکومت سے ٹکر لی۔ اور پھر اس جنگ میں فتح حاصل کی۔ اسی خالد رضی اللہ عنہ کو بعض وجوہات کی بناء پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کمانڈر انچیف کے عہدے سے برطرف کر دیا ان کی برطرفی کا آرڈر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن الجراح کے ذریعہ بھیجا گیا تھا۔ اور انہی کو آپ کا قائم مقام مقرر کیا گیا تھا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے ماتحت کام کیا تھا۔ اور وہ جانتے تھے کہ اسلامی فتوحات میں ان کا بہت بڑا دخل ہے۔ انہیں خیال گذرا کہ شاید خالد رضی اللہ عنہ کو برطرفی کا حکم برا لگے۔ اسلئے انہوں نے فوری طور پر اس کا اعلان نہ کیا۔ لیکن بعض لوگوں کو اس کا پتہ لگ گیا۔ اور انہوں نے خالد رضی اللہ عنہ کو بھی بتا دیا۔ یہ سن کر حضرت خالد رضی اللہ عنہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میری برطرفی کے احکام آ چکے ہیں۔ لیکن آپ نے مجھے نہیں بتایا۔ جس دن آپ کے پاس میری برطرفی کے احکام آئے تھے۔ آپ کو چاہیئے تھا۔ کہ اسی دن مجھے اطلاع دے دیتے تا کہ میں فوری طور پر

خلیفۂ وقت

کے احکام کی تعمیل کر دیتا۔ یہ میرا استعفیٰ ہے۔ اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھجوا دیں۔ اور فوج کا کام سنبھال لیں۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی لکھوں گا۔ مگر آپ سے بھی کہتا ہوں کہ میں سپہ سالاری کا عہدہ اس وقت قبول کرونگا۔ جب آپ وعدہ کریں کہ آپ حسب سابق میرے ساتھ

مل کر کام کرتے رہیں گے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کہا میں آپ کی ایک سپاہی سے بھی بڑھکر اطاعت کروں گا۔ میں نے جو خدمت کی ہے وہ کسی مرتبہ اور عزت کے لئے نہیں کی بلکہ میری ساری خدمت خدا تعالے کی خاطر تھی تو دیکھو خالد کی بڑائی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔ لیکن پھر بھی ان میں کس قدر انکسار پایا جاتا تھا۔ لیکن آج کل ایک وزیر کسی وجہ سے وزارت سے ہٹتا ہے۔ تو وہ اپنی علیحدہ پارٹی بنا لیتا ہے۔ پس تم دعائیں کرو۔ کہ آزادی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالے ایسی روح پیدا کرے۔ کہ جوں جوں ملک و قوم کو طاقت اور قوت ملتی جائے۔ تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین اور خدا تعالے کی نازل کی ہوئی کتاب قرآن کریم کو قائم کرنے کی کوشش کرتے چلے جاؤ اور

ایسا نمونہ دکھاؤ

کہ ہندو خود تمہارے پاس آئیں اور کہیں کہ ہم مسلمان بننا چاہتے ہیں۔ اور یہ کوئی بعید بات نہیں۔ آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو کس تلوار نے جیتا تھا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کس تلوار نے جیتا تھا۔ یہ سب لوگ قرآن کریم کی تعلیم سے متاثر ہو کر ایمان لائے تھے۔ اسی طرح اب بھی قرآن کریم کی تعلیم ہندوؤں کے دلوں کو اسلام کی طرف مائل کر سکتی ہے۔ ایک

مشہور عیسائی مصنف کا دلائل

نے ایک کتاب لکھی ہے۔ جس میں اس نے دنیا کے مشہور آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ جن میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا نام بھی شامل ہے۔ اس کتاب میں وہ ایک جگہ لکھتا ہے عیسائی مصنف اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دعوےٰ کیا تھا۔ تو اس وقت آپ اکیلے تھے اور پھر آہستہ آہستہ لوگ اسلام میں داخل ہوئے۔ پس سوال یہ ہے کہ جن لوگوں نے بعد میں اسلام کے لئے تلوار چلائی۔ انہیں کس تلوار سے اسلام کی طرف کھینچا گیا تھا۔ ان لوگوں کو صرف دلائل اور براہین سے ہی اسلام کی طرف مائل کیا گیا تھا۔ پھر جب بڑے بڑے لوگوں کو دلائل اور براہین سے اسلام میں داخل کیا گیا تھا۔ تو کمزور اور ادنیٰ لوگوں کو دلائل اور براہین سے کیوں داخل نہیں کیا جا سکتا تھا۔ پس

ضرورت اس بات کی ہے

کہ اسلام کی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ بہتر رنگ میں پھیلائیں اور اپنے اخلاق فاضلہ سے انہیں متاثر کریں اگر پاکستان اس ذمہ داری کو احسن طریق پر ادا کرے تو انگلستان امریکہ جرمنی، اٹلی، فرانس، سپین، آسٹریا، سوئٹزرلینڈ ہالینڈ، روس اور جاپان بلکہ ساری دنیا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھکر آپ کے حلقہ بگوشوں میں شامل ہو جائے گی اور وہ آپ کی غلامی پر فخر کرے گی۔ اسلام جہاں حکومت کرنے والوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ جبر و اکراہ سے کام نہ لیں۔ وہاں آپ ہی آپ ماتحتی قبول کرنے والوں کو بھی ماتحتی قبول کرنے سے روکتا نہیں۔ چنانچہ دیکھ لو۔ زید رسول کریم صلے اللہ کے غلام تھے۔ اور ان کے والد اور دوسرے رشتہ دار رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور انہوں نے درخواست کی کہ آپ زید کو آزاد کر دیں۔ تو وہ ہمارے ساتھ چلا جائے آپ نے

مکّہ کے دستور کے مطابق

خانہ کعبہ میں جاکر اعلان فرما دیا کہ میں نے زید رضی اللہ عنہ کو آزاد کر دیا ہے اور وہ اب جہاں چاہے جا سکتا ہے۔ اس پر حضرت زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے کہا۔ آپ نے تو مجھے آزاد کر دیا ہے۔ لیکن میں آپ سے علیحدہ نہیں ہو سکتا بلکہ ہمیشہ آپ کی غلامی میں ہی رہوں گا اس طرح فقہاء نے بھی اس مسئلہ پر بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ غلام کو یہ حق حاصل ہے کہ جب اس کا مالک اسے آزاد کرنا چاہے تو وہ آزادی قبول کرنے سے انکار کر دے مثلاً ایک ایسا غلام جس کا مالک اس پر ہزاروں روپیہ خرچ کرتا ہے وہ اگر آزاد ہو تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ وہ ان ہزاروں روپوں سے محروم ہو جائے۔ اسلئے اگر وہ آزاد ہونے سے انکار کرے تو یہ اس کا حق ہو گا پس اسلام نے اسباب سے تو منع کیا ہے کہ کسی کو غلام بنایا جائے لیکن اگر کوئی شخص خود کسی کی غلامی قبول کرے تو اسلام نے اس سے منع نہیں کیا اس نقطۂ نگاہ کے ماتحت اگر تم دیکھو۔ تو تمہیں معلوم ہو گا کہ

حضرت آدم علیہ السلام

کے بھی غلام تھے اور حضرت نوح علیہ السلام کے بھی غلام تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھی غلام تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھی غلام تھے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بھی غلام تھے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بھی غلام تھے۔ لیکن یہ غلام وہی لوگ تھے۔ جنہوں نے آپ ہی آپ غلامی کو قبول کر لیا تھا۔ کسی نے انہیں غلام بننے پر مجبور نہیں کیا تھا آخر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلام ہی تو تھے بلکہ یہ لوگ غلاموں سے بھی بڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے تھے مگر انہوں نے خود اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی کیلئے پیش کیا تھا کسی نے ان کو جبراً غلام نہیں بنایا تھا۔

صلح حدیبیہ

کے موقعہ پر جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہؓ کے ہمراہ عمرہ کے لئے تشریف لے گئے تو مکہ والوں نے اپنے ایک بڑے آدمی کو آپ کے پاس سفیر بنا کر بھیجا۔ اُس نے واپس جا کر اُن سے کہا کہ اے میری قوم تم مانو یا نہ مانو۔ میری نصیحت یہی ہے کہ تم مسلمانوں سے جنگ نہ کرو۔ کفار نے کہا تمہیں تو ہم نے مسلمانوں سے شرائط طے کرنے کے لئے بھیجا تھا اور تم ہمیں یہ نصیحت کر رہے ہو۔ اس نے کہا اے میری قوم مَیں نے

قیصر و کسریٰ کے دربار

بھی دیکھے ہیں۔ لیکن میں نے کسی قوم میں اتنی فدائیت نہیں پائی۔ جتنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ میں پائی جاتی ہے۔

اتفاق ایسا ہوا

کہ جب وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نماز کا وقت تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لئے وضو فرمانے لگے تو آپؐ کی کہنیوں سے جو پانی گرتا تھا۔ صحابہ کرامؓ دوڑ دوڑ کر اسے ہاتھوں میں لیتے اور تبرک کے طور پر منہ میں ڈال لیتے یا اپنے جسموں پر مل لیتے اس نظارہ کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ وہ کہنے لگا میں نے اس قسم کی اطاعت کا رنگ قیصر و کسریٰ کے درباروں میں بھی نہیں دیکھا۔ اسی طرح

فتح مکہ

کے موقعہ پر جب ابو سفیان گرفتار ہوا۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباسؓ سے فرمایا۔ اسے صبح لانا۔ چنانچہ صبح حضرت عباسؓ ابوسفیان کو اپنے ساتھ لائے۔ اس وقت نماز ہو رہی تھی۔ ابوسفیان نے جب یہ نظارہ دیکھا کہ ہزاروں آدمی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی آواز پر کبھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کبھی رکوع میں چلے جاتے ہیں اور کبھی سجدہ میں گر جاتے ہیں تو وہ گھبرا گیا اور کہنے لگا۔ عباسؓ کیا میرے قتل کی کوئی سکیم بنائی گئی ہے۔ حضرت عباسؓ نے فرمایا گھبراؤ نہیں تمہارے قتل کی کوئی سکیم نہیں یہ تو نماز ہو رہی ہے۔ ابوسفیان نے کہا یہ نظارہ دیکھ کر میرا تو دل گھٹنے لگ گیا تھا۔ میں نے سمجھا کہ شاید میرے قتل کی کوئی سکیم بنائی گئی ہے غرض

اطاعت کا جو عظیم الشان مادہ

مسلمانوں میں پایا جاتا تھا اس کا نمونہ قیصر و کسریٰ کے درباروں میں بھی نہیں ملتا تھا۔ پس جو شخص اپنی مرضی سے کسی کی غلامی اختیار کرتا ہے اس کو اس غلامی سے کوئی نکال نہیں سکتا۔

کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکرؓ سے یہ فرماتے کہ میں تمہیں آزاد کرتا ہوں تو وہ آپ کو چھوڑ کر چلے جاتے یا آپ حضرت عمرؓ کو آزاد کرتے تو وہ اس آزادی کو قبول کرتے۔ وہ تو یہ کہتے کہ ہمیں یہ غلامی بادشاہت سے بھی پیاری ہے۔ ہم نے آپ کو اپنا آقا اور مطاع تسلیم کیا ہے۔ کسی اور نے ہم پر جبر نہیں کیا۔ اگر جبر کیا ہے تو خود ہم نے اپنے نفس پر کیا ہے۔ پس اب جبکہ خدا تعالےٰ نے ہمارے ملک کو آزادی دی ہے تو جہاں خوشی مناؤ وہاں یہ بھی دعائیں کرو کہ خدا تعالےٰ پاکستان میں رہنے والوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ان میں ہمیشہ تبلیغ کیلئے

نیکی کا عنصر

غالب رہے اور ایمان اور تقویٰ رکھنے والے لوگ آگے آئیں اور اپنے نمونہ کی وجہ سے ایسا نیک اثر پیدا کریں کہ ان کے ہمسایہ میں رہنے والے غیر مذاہب کے لوگ بھی انہیں کہیں کہ ہم اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں تم ہمیں اپنے مذہب میں شامل کر لو۔ تاریخوں میں لکھا ہے ایک دفعہ قیصر نے اپنا ایک سفیر حضرت عمرؓ کے پاس بھیجا۔ وہ مسلمانوں کے نمونہ کو دیکھ کر اس قدر متاثر ہوا کہ حضرت عمرؓ سے کہنے لگا۔ آپ مجھے اسلام میں داخل کر لیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم یہاں سفیر بن کر آئے ہو اگر میں تمہیں اسلام میں داخل کر لوں تو اس کا یہ مطلب سمجھا جائے گا کہ ہم نے تم پر جبر کیا ہے اس لئے میں اس وقت تمہیں اسلام میں داخل نہیں کر سکتا۔ اگر تم پر اسلام کی صداقت کھل چکی ہے تو اپنے ملک میں واپس جا کر اسلام قبول کر لینا۔

پس دعائیں کرو کہ خدا تعالےٰ نے جو ہمیں احسن تقویم بخشی ہے وہ قیامت تک قائم رہے اور لھم اجر غیر ممنون کے ماتحت ہمیں وہ انعام ملیں جو کبھی منقطع نہ ہوں۔ ہماری مملکت مٹنے والی نہ ہو۔ ہماری قوم تباہ ہونے والی نہ ہو بلکہ خدا تعالےٰ ہمیں ان لوگوں میں رکھے جن پر وہ اپنا سایہ رکھتا ہے اور ہم میں سے ہر فرد اس طریق کو اختیار کرے جس طریق کے اختیار کرنے والے پر خدا تعالےٰ نے اپنی رحمت اور برکت نازل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد فرمایا:-

نماز جمعہ کے بعد میں

بعض جنازے

پڑھاؤں گا

۱۔ ملک علی بخش صاحب آف بھوپال حال لاہور سات آٹھ مارچ کی درمیانی شب کو وفات پا گئے ہیں۔ ۸ مارچ کو ان کا جنازہ یہاں لایا گیا اور میں نے وعدہ بھی کیا کہ میں جنازہ پڑھاؤں گا لیکن خطبہ جمعہ کے بعد میں بھول گیا اور گھر چلا گیا۔ آج میں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ ملک صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ہم ابھی بچے ہی تھے کہ وہ ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے اور پھر وہاں کئی سال تک رہے۔ اس وقت وہ اوورسیر تھے۔ آجکل تو اوورسیر معمولی عہدہ سمجھا جاتا ہے لیکن اس زمانہ میں اس کی بہت زیادہ قدر و منزلت تھی۔ قادیان آ کر انہوں نے ایک مکان خریدا اور کافی سرمایہ صرف اس لئے خرچ کیا کہ الحکم کو روزانہ کیا جائے۔ تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتیں لوگوں تک پہنچتی رہیں۔ ملک صاحب پرانے احمدی تھے۔ اللہ تعالےٰ ان کے مدارج بلند کرے اور ان کی مغفرت فرمائے۔

۲۔ سارہ بیگم صاحبہ والدہ عبدالرحمٰن صاحب اتالیق ربوہ فوت ہو گئی ہیں بوجہ بارش جنازہ میں بہت کم لوگ شریک ہوئے۔

۳۔ شاہ محمد صاحب چک نمبر ۲۱۳ ضلع رحیم یار خاں فوت ہو گئے ہیں۔ جنازہ میں کوئی احمدی بھی شریک نہ ہو سکا۔

۴۔ چوتھا جنازہ جو بہت تکلیف دہ ہے

کابل کے ایک احمدی دوست

داؤد جان صاحب کابل کے ایک مخلص دوست جلسہ پر ربوہ آئے تھے۔ واپس گئے تو بعض لوگوں نے ان کی شکایت حکام کے پاس کر دی۔ انہوں نے بلا کر دریافت کیا۔ کہ کیا تم ربوہ گئے تھے۔ تو انہوں نے کہا ہاں میں ربوہ گیا تھا۔ اس پر انہیں قید کر دیا گیا۔ مگر ان کی قوم کی اس سے تسلی نہ ہوئی۔ چنانچہ ایک بہت بڑے ہجوم نے قید خانہ پر حملہ کر دیا اور اس کے دروازے اور کھڑکیاں توڑ دیں اور پھر انہیں نکال کر باہر لے گئے اور کھلے میدان میں انہیں کھڑا کر کے شہید کر دیا۔ مرنا تو سب نے ہے۔ لیکن اس قسم کی موت بہت دکھ اور تکلیف کا موجب ہوتی ہے اور مارنے والوں کو بھی اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا مستحق بناتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انصر اخاک ظالماً او مظلوماً کہ تو اپنے بھائی کی مدد کر۔ خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک صحابی نے پوچھا۔ یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آ گئی ہے لیکن ظالم کی مدد کیسے کی جائے آپ نے فرمایا ظالم کو ظلم سے روکو۔ یہی اس کی مدد ہے پس تم دعائیں کرو کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کی حفاظت فرمائے اور جن لوگوں نے یہ غلطی کی ہے انہیں بھی ہدایت دے تا بجائے اس کے کہ وہ احمدیوں کے خلاف تلوار اٹھائیں۔ ان کے دل احمدیت کے نور سے منور ہو جائیں۔ اور انہیں نیکی کی راہوں پر چلنے کی توفیق نصیب ہو۔

احباب جماعت توجہ فرمائیں

مجلس شوریٰ نے ایک کمیٹی کا تقرر کیا تھا۔ جو جامعہ احمدیہ کے نصاب اور طرز تعلیم کے متعلق حالات کا جائزہ لے کر ۳۱ مئی ۵۶ء تک حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں اپنی سفارشات پیش کرے گی۔ جو احباب اس سلسلہ میں اپنی تجاویز بھجوانا چاہیں وہ ۳۰ اپریل ۵۶ء تک نظارت تعلیم کو بھجوا دیں۔

ناظر تعلیم ربوہ

اللہ تعالیٰ کے حصہ کو ہمیشہ یاد رکھیئے

ایک خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ ”خوشی کی مختلف تقاریب پر مسجد فنڈ کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے۔ مثلاً کسی کی شادی ہوئی ہے، تو وہ اس خوشی میں حسب توفیق کچھ چندہ مساجد کے لئے دیدے۔ کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے۔ تو وہ اس خوشی میں کچھ دیدے۔ کسی نے مکان بنایا ہے۔ یا بنوانے لگا ہے۔ تو اس خوشی میں کچھ دیدے۔“

بیرونی ممالک میں مساجد کے قیام کے لئے حضور کے اس ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حصہ کو کبھی فراموش نہ کریں۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

قرارداد تعزیت بروفات مکرم میاں عبدالسلام صاحب عمر

خلف الرشید حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ

بروز سوموار مؤرخہ ۲۶/۳/۵۶ مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے عہدیداروں کا ایک خاص اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی۔

"مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے عہدیداروں کا یہ اجلاس مکرم میاں عبدالسلام صاحب عمر خلف الرشید حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی اچانک وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں خاص مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین۔"

نیز یہ بھی قرار پایا کہ اس قرارداد کی نقول مندرجہ ذیل کی خدمت میں ارسال کی جائیں۔

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
۲۔ مکرم میاں عبدالوہاب صاحب عمر۔
۳۔ مکرم میاں عبدالمنان صاحب عمر۔
۴۔ مکرم میاں عبدالباسط صاحب عمر ابن میاں عبدالسلام صاحب عمر مرحوم۔
۵۔ مکرم معتمد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ
۶۔ اخبار الفضل ربوہ۔
۷۔ رسالہ خالد ربوہ

(ناظم نشر و اشاعت)

ضرورت مند احباب متوجہ ہوں

Physiotherapy Training

فزیوتھیراپی سکول جناح سینٹرل ہسپتال کراچی کے دو سالہ کورس کے لئے مجوزہ فارم میں درخواستیں ۱۰/۵/۵۶ تک بنام Director General Health Karachi طلب کی گئی ہیں۔ شرائط۔ سائنس والے میٹرک (لڑکے، لڑکیاں) عمر ۱۸ تا ۲۴ (پاکستان ٹائمز ۹/۴/۵۶)

بھرتی پاکستان ایئر فورس

پی۔اے۔ایف ریکروٹنگ افسر لاہور مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق کمشن اور رینکس کیلئے بھرتی کریں گے۔ ایمرسن کالج ملتان ۱۰/۴/۵۶۔ دفتر روزگار سیالکوٹ ۱۲/۴/۵۶ زمیندارہ کالج گجرات ۱۸/۴/۵۶

(۱) جی۔ڈی (پی) برانچ کمشن کیلئے شرائط:۔ سائنس والا میٹرک یا سینئر کیمبرج عمر ۱۷ تا ۲۰ غیر شادی شدہ۔

(۲) مینٹی ننس و ٹیکنیکل برانچ کیلئے شرائط:۔ انجنیئرنگ ڈگری یا ایم۔ایس۔سی فزکس یا ایم۔اے ریاضی۔ عمر ۱/۵/۵۶ کو ۱۷½ تا ۳۰۔

(۳) ایئرمین کے لئے شرائط

ا۔ ایجوکیشن انسٹرکٹر عمر ۱۷ تا ۲۸۔ ڈپلومہ انجنیئرنگ۔ بی۔اے یا بی۔ایس۔سی
ب۔ سائیفر اسسٹنٹ۔ گریجوایٹ
ج۔ گروپ نمبر ۲ ٹریڈز۔ میٹرک فرسٹ ڈویژن یا سائنس والا سیکنڈ ڈویژن
د۔ گروپ نمبر ۳ ٹریڈز۔ میٹرک۔
س۔ گروپ نمبر ۴ ٹریڈز۔ میٹرک۔
ص۔ گروپ نمبر ۵ ٹریڈز۔ اے وی مڈل

(۴) ایئرکرافٹ اپرنٹس۔ سائنس والا میٹرک عمر ۱۵ تا ۱۷۔

مطلوبہ اسناد:۔ کیرکٹر سرٹیفکیٹ۔ تعلیمی سرٹیفکیٹ جو حاصل کردہ نمبر ڈویژن اور تاریخ پیدائش ظاہر کرے۔ اجازت نامہ سرپرست اور سرٹیفکیٹ وطنیت (پاکستان ٹائمز ۹/۴/۵۶)

(ناظر تعلیم ربوہ)

رسالہ الفرقان کا اُم الالسنہ نمبر

رسالہ الفرقان کا خاص تحقیقی اور علمی نمبر جو محترم شیخ محمد احمد صاحب لائلپور کے اہم ترین مضمون پر مشتمل ہے ماہ اپریل ادائیگی کے رسالہ میں مؤرخہ ۱۵ اپریل کو پوسٹ کیا جا رہا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔ یہ پرچہ نوے صفحات پر مشتمل ہے۔

اس ایک پرچہ کی قیمت ۱۲ آنے ہے۔ سالانہ چندہ پانچ روپے ہے

(مینیجر الفرقان ربوہ)

رمضان المبارک اور زکوٰۃ

اگرچہ احمدی احباب جو ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت کو جانتے ہیں۔ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ مگر بہت سے ایسے احباب ابھی موجود ہیں۔ جو ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے زکوٰۃ ادا نہیں کر رہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔ بہت سے زیورات ہیں۔ جن کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی۔ اکثر ایسی تجارتیں ہیں۔ جن پر ادائیگی زکوٰۃ لازمی ٹھہرتی ہے اور اکثر ایسے کارخانے ہیں۔ کہ جن کے مالکوں پر زکوٰۃ واجب ہو چکی ہوئی ہے۔ جماعت میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے بڑے زمیندار اصحاب ایسے ہیں جو صاحب نصاب ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ اس فریضہ کے بجا لانے میں ان کی طرف سے غفلت برتی جا رہی ہے۔

رمضان شریف کا مبارک مہینہ شروع ہو رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس مہینہ میں کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔ پس احباب اپنے کم استطاعت بھائیوں یتامیٰ و مساکین کی ضرورتوں کا بھی خیال رکھیں۔

زکوٰۃ کی رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔ کیونکہ قرآن کریم اور احادیث کی رو سے ضروری ہے۔ کہ جب امام وقت موجود ہو۔ تو اسی کے پاس زکوٰۃ ادا کی جائے۔ جو اسے اغنیاء سے لے کر محتاجوں پر اور اشاعت اسلام پر خرچ کرے گا۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

موصی اصحاب کے لئے ضروری اعلان

اختتام مارچ ۱۹۵۶ء تک مجوزہ بجٹ ۵۶-۱۹۵۵ء کے مقابلہ میں -/۵۵۰۰۰ کی کمی ہے۔ اگر تمام احباب ہمت سے کام لیں۔ اور کوشش کر کے سال رواں کا چندہ حصہ آمد ۲۵ اپریل تک مرکز میں ارسال فرما دیں۔ تو انشاء اللہ یہ کمی پوری ہو سکتی ہے۔ نیز فرداً فرداً بھی حسابات درست رہیں گے۔ کیونکہ جو رقم ۳۰ اپریل کے بعد خزانہ میں داخل ہو۔ وہ نئے سال میں محسوب ہوتی ہے۔ لہٰذا اس امر کا ضرور خیال رکھیں۔ کہ آپ کا سال رواں کا چندہ سال ہذا میں ہی یعنی ۳۰/۴/۵۶ سے پہلے مرکز میں وصول ہو جائے۔ سیکرٹری صاحبان مال بھی ان دنوں وصولی چندہ کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ اور رقم وصول ہوتے ہی جس قدر جلد ممکن ہو سکے۔ مرکز میں روانہ فرما دیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تابوت کے سائز کے متعلق ضروری گذارش

متعدد اعلانات کے باوجود بعض احباب جنازے لاتے وقت تابوت دفتر کی ہدایت کے مطابق تیار نہیں کرواتے۔ بلکہ بڑے سائز کے بنواتے ہیں۔ جن پر خرچ کی زیادتی کے علاوہ قبر کو اس سائز کے مطابق تیار کرنے میں کافی وقت صرف ہو جاتا ہے۔ جس سے مرحوم کے متعلقین کو خود بھی اور جنازے کے ساتھ جانے والے دیگر احباب کو بھی کافی دیر تک ٹھہرنے کی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے۔ اس لئے جنازہ لانے والے احباب سے گذارش کی جاتی ہے۔ کہ وہ ایسے موقعہ پر تابوت کے سائز کا ضرور خیال رکھیں۔ نیز جماعت کے ذمہ دار عہدیداران بھی براہ کرم ایسے مواقع پر تابوت دفتر کے ذیل میں درج کردہ سائز کے مطابق بنوائے جانے کا خیال رکھیں۔

سائز تابوت:۔ چھ فٹ لمبائی۔ دو فٹ چوڑائی۔ اونچائی اطراف سے ایک فٹ۔ درمیان سے ڈیڑھ فٹ۔ قبر اسی سائز کے مطابق تیار کی جاتی ہے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز)

درخواستہائے دعا

(۱) میری ہمشیرہ صاحبہ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت عطا فرمائے۔ نیز میرے والد صاحب بھی عرصہ تین ماہ سے بیمار ہیں اور میرے بھائی حمید اللہ ملک ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب کو صحت دے اور بھائی کو باعزت بری فرمائے۔ محمودہ بیگم بنت ماسٹر فضل الٰہی صاحب نائب امیر بھیرہ

(۲) خاکسار کے چچا زاد بھائی راجہ عبدالعزیز خانصاحب کئی ایک مشکلات میں مبتلا ہیں۔ میرا چھوٹا بچہ بھی بیمار رہتا ہے۔ اسی طرح خاکسار بھی کئی ایک پریشانیوں میں مبتلا ہے اور میری صحت بھی علیل رہتی ہے۔ تمام بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضلوں سے ہماری تمام مشکلات دور فرمائے۔ آمین (محمد عبداللہ خاں راجوری)

(۳) میرے عزیزم محمد اکرم صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دے۔ آمین محمد ارشاد قائد مجلس موصلین کے گوجرانوالہ

(۴) میں نے اس سال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب میری نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مبشر احمد ابن مولوی تاج الدین صاحب قاضی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔ حال ملتان

(۵) خاکسار کے والد چوہدری شریف احمد صاحب مینجر الفیوا فرلیقین کراچی ایک سال سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔ پہلے کی نسبت خدا کے فضل سے کافی افاقہ ہے۔ کامل صحت کیلئے درخواست دعا ہے (رشید احمد شاہین کراچی)

(۶) میرے لڑکے افتخار احمد شمس کا اپریشن سول ہسپتال میں ہوا ہے۔ احباب سلسلہ شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ بیگم چوہدری دوست محمد صاحب

(۷) میرے اس سال مڈل کا میری دوسری بہن نے میٹرک کا اور تیسری ایف۔ اے کا امتحان دے رہی ہے براہ مہربانی احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نمایاں کامیابی عطا کرے۔ بشریٰ صادقہ دختر محمد نواز خاں سیالکوٹ

(۸) عزیزم ظفر اقبال صاحب ایف۔ اے کا امتحان دے رہے ہیں اور برادرم احسان الحق صاحب میٹرک کا دے چکے ہیں احباب نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ سردار عبدالقادر محرر لنگر خانہ

فون نمبر 2162
تار کا پتہ "وقف" لائلپور
یونیورسل ٹریڈنگ اینڈ مینو فیکچرنگ کمپنی
پرانی غلہ منڈی لائل پور
امپورٹرز ★ ایکسپورٹرز ★ کمیشن ایجنٹس
ہم اپنے کرم فرماؤں کی اطلاع کے لئے بخوشی اعلان کرتے ہیں کہ کمپنی ہذا کی ایک شاخ پرانی غلہ منڈی لائل پور میں کھول دی گئی ہے۔ کپڑا۔ اجناس۔ کریانہ وغیرہ کی خرید و فروخت کیلئے تاجر احباب ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ مارکیٹ کے رواج کے مطابق ہر قسم کی سہولتیں دی جائیں گی۔ رہائش کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔
قومی سرمایہ سے جاری کردہ ادارہ کی سرپرستی فرمائیے
وکیل التجارت تحریک جدید ربوہ